بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم چہار شنبہ — فی پرچہ ۱؎

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۴ ظہور ۱۳۳۶ھش ۱۴ اگست ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۹۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؞

ربوہ ۱۳ اگست۔ مکرم حضرت سید حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع حسب ذیل ہے

"کل بروز پیر سارا دن اور آج رات سخت تکلیف میں گزری ہے۔ پیشاب کی بندش سے تکلیف زیادہ رہی۔ درد گردہ نئی تکلیف کی وجہ سے دب گیا ہے۔ کمزوری بدستور ہے۔"

احباب حضرت حافظ صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دل سے دعا فرمائیں ؞

تم پاکستان کی خشتِ اوّل ہو تمہیں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ تمہارے طریق اور عمل میں کوئی کجی نہ ہو

اگر تم اپنے نفسوں کو قربان کرکے پاکستان کی عمارت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کردو گے

تو تمہارا نام اس عزت و محبت سے لیا جائیگا جس کی مثال آنے والی نسلوں میں نہیں پائی جائیگی

پاکستانی نوجوانوں سے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا خطاب

پاکستانی نوجوانو! تم ایک نئے ملک کے شہری ہو۔ دنیا کی بڑی مملکتوں میں سے بظاہر ایک چھوٹی سی مملکت کے شہری ہو۔ تمہارا ملک مالدار ملک نہیں ہے ایک غریب ملک ہے۔ دیر تک ایک غیر حکومت کی حفاظت میں امن اور سکون سے رہنے کے عادی ہو چکے ہو۔ سو تمہیں اپنے اخلاق اور اپنے کردار بدلنے ہوں گے تمہیں اپنے ملک کی عزت اور ساکھ دنیا میں قائم کرنی ہوگی۔ تمہیں اپنے وطن کو دنیا سے روشناس کرانا ہوگا۔ ملکوں کی عزت کو قائم رکھنا بھی ایک بڑا دشوار کام ہے۔ لیکن ان کی عزت کو بنانا اس سے بھی زیادہ دشوار کام ہے۔ اور یہی دشوار کام تمہارے ذمہ ڈالا گیا ہے۔ تم ایک نئے ملک کی نئی پود ہو۔ تمہاری ذمہ داریاں پرانے ملکوں کی نئی نسلوں سے بہت زیادہ ہیں۔ انہیں ایک بنی بنائی چیز ملتی ہے۔ انہیں آباء و اجداد کی سنتیں یا روایتیں وراثت میں ملتی ہیں۔ مگر تمہارا یہ حال نہیں ہے۔ تم نے ملک بھی بنانا ہے۔ اور تم نے نئی روایتیں بھی قائم کرنی ہیں۔ ایسی روایتیں جن پر عزت اور کامیابی کے ساتھ آنے والی بہت سی نسلیں کام کرتی چلی جائیں۔ اور ان روایتوں کی راہ نمائی میں اپنے مستقبل کو شاندار بناتی چلی جائیں۔ پس دوسرے قدیم ملکوں کے لوگ ایک اولاد ہیں مگر تم ان کے مقابلے پر ایک باپ کی حیثیت رکھتے ہو۔ وہ اپنے کاموں میں اپنے باپ دادوں کو دیکھتے ہیں۔ تم نے اپنے کاموں میں آئندہ نسلوں کو مدنظر رکھنا ہوگا۔ جو بنیاد تم قائم کرو گے۔ آئندہ آنے والی نسلیں ایک حد تک اسی بنیاد پر عمارت قائم کرنے پر مجبور ہوں گی۔ اگر تمہاری بنیاد ٹیڑھی ہوگی۔ تو اس پر قائم کی گئی عمارت بھی ٹیڑھی ہوگی۔ اسلام کا مشہور فلسفی شاعر کہتا ہے ؎

خشتِ اوّل چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

یعنی اگر معمار پہلی اینٹ ٹیڑھی رکھتا ہے۔ تو اس پر کھڑی کی جانے والی عمارت اگر ثریا تک بھی جاتی ہے۔ تو ٹیڑھی ہی جائے گی۔ پس بوجہ اس کے کہ تم پاکستان کی خشت اول ہو تمہیں اس بات کا بڑی احتیاط سے خیال رکھنا چاہئے۔ کہ تمہارے طریق اور عمل میں کوئی کجی نہ ہو۔ کیونکہ اگر تمہارے طریق اور عمل میں کوئی کجی ہوگی۔ تو پاکستان کی عمارت ثریا تک ٹیڑھی چلتی چلی جائے گی ؞

بے شک یہ کام مشکل ہے۔ لیکن اتنا ہی شاندار بھی ہے۔ اگر تم اپنے نفسوں کو قربان کرکے پاکستان کی عمارت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کردو گے۔ تو تمہارا نام اس عزت اور اس محبت سے لیا جائے گا جس کی مثال آئندہ آنے والے لوگوں میں نہیں پائی جائے گی۔ پس میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی منزل پر عزم استقلال اور علو حوصلہ سے قدم بقدم مارتے چلے جاؤ۔ اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے قدم بڑھاتے چلے جاؤ۔ کہ عالی ہمت نوجوانوں کی منزل اول بھی ہوتی ہے منزل دوم بھی ہوتی ہے۔ منزل سوم بھی ہوتی ہے۔ لیکن آخری منزل کوئی نہیں ہوا کرتی۔ ایک منزل کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری وہ اختیار کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ اپنے سفر کو ختم کرنا نہیں جانتے۔ وہ اپنے رختِ سفر کو کندھے سے اتارنے میں اپنی ہتک محسوس کرتے ہیں۔ ان کی منزل کا پہلا دور اسی وقت ختم ہوتا ہے۔ جبکہ وہ کامیاب اور کامران ہو کر اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے حاضر ہوتے ہیں۔ اور اپنی خدمت کی داد اس سے حاصل کرتے ہیں۔ جو ایک ہی ہستی ہے۔ جو کسی کی خدمت کی صحیح داد دے سکتی ہے ؞

پس اے خدائے واحد کے منتخب کردہ نوجوانو! اسلام کے بہادر سپاہیو! ملک کی امیدوں کے مرکزو! قوم کے سپوتو! آگے بڑھو کہ تمہارا خدا تمہارا دین۔ تمہارا ملک اور تمہاری قوم محبت اور امید کے مخلوط جذبات سے تمہارے مستقبل کو دیکھ رہے ہیں۔

(الفضل ۱۴ اگست ۱۹۵۴ء)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۵۷ء

"یوم آزادی"

۱۴ اگست پاکستان کی آزادی کا دن ہے کسی ملک کی آزادی کے معنی آج کل کی جمہوری اصطلاح میں یہ ہیں کہ اس کے رہنے والے خود ہی اپنے ملک کا انتظام کریں کوئی غیر قوم ان پر حکمران نہ ہو۔ الغرض آزاد ملک کی پہلی اور بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے اندرونی اور بیرونی معاملات کی سرانجام دہی میں خود مختار ہو یہ تو ملکی آزادی کا وہ پہلو ہے جس کو اہل ملک کے حقوق کہنا چاہیئے ہر آزاد ملک کے حقوق میں یہ داخل ہے کہ کوئی دوسری قوم یا ملک ان حقوق کے استعمال میں رخنہ اندازی نہیں کر سکتا گویا یہ بین الاقوامی قانون کا تقاضا ہے کہ تمام آزاد قومیں اپنے تمام معاملات میں ایک دوسرے سے آزاد ہوں ساتھ ہی اس قانون کا یہ بھی تقاضا ہے کہ کوئی قوم دوسری قوم کے معاملات میں اس کی مرضی کے بغیر دخل اندازی نہ کرے۔

آزادی کا جہاں یہ تقاضا ہے کہ ہر ملک اپنے اپنے حدود کے اندر ہر معاملہ میں خود مختار ہو وہاں یہ بھی لازمی ہے کہ آزاد ملک کے باشندے ملک کی آزادی کے قیام و استحکام کی ذمہ داری بھی اپنے کندھوں پر لیں جب تک کسی ملک کے عوام و خواص اپنی ذہنیت میں اپنے ان فرائض کا احساس پیدا نہ کریں محض آزادی کوئی معنی نہیں رکھ سکتی۔

اپنے ملک کا نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لینے کا حقیقی مقصد یہی ہے کہ ہم اپنے تمام کام خود اپنے ہاتھ سے بخوبی سرانجام دیں اگر ہم اپنے فرائض سے بے پرواہی کریں گے اور ملک و قوم کے اجتماعی مفاد کو اپنا ذاتی مفاد خیال کرکے زندگی بسر نہیں کریں گے تو ہماری آزادی چار دن بھی زندہ نہیں رہ سکتی ایک ملک کی مثال ایک خاندان کی ہوتی ہے۔ خاندان اسی وقت تک خاندان رہ سکتا ہے کہ اس کا ہر فرد خاندان کے لئے باعث افتخار ہو اور وہ کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے دوسرے افراد کی حق تلفی ہوتی ہو یا خاندان کی ہیٹی ہوتی ہو۔ صرف اجتماعی مفادات کی نگہداشت اور باہم ربط ہی خاندان کو قائم رکھ سکتا ہے اگر کوئی فرد خود غرضی کا شکار ہوگا۔ تو وہ خاندان کا بیڑا غرق کر دے گا اور ساتھ ہی اپنا بھی۔

ایک خاندان سے کہیں زیادہ کسی ملک کے عوام و خواص کو باہمی ربط و ضبط رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ چند افراد کے خاندان کی نسبت ایک ملک کے رہنے والوں کے درمیان باہمی اختلافات کا بہت زیادہ ہونا لازمی ہے۔

ایک ملک میں جیسا کہ ہم نے کہا ہے اختلافات کے بہت سے مواقع اور اسباب ہوتے ہیں۔ مختلف سیاسی مذہبی اور معاشرتی خیالات ہوتے ہیں جن کی بنیاد پر مختلف جماعتیں اور گروہ موجود ہوتے ہیں جن میں توازن قائم رکھنے کے بغیر کوئی ملک پُر امن فضا کا حامل نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ملک میں پر امن فضا قائم نہ رہے تو ملک کے تمام ترقیاتی منصوبے خاک میں مل جاتے ہیں۔ جن کا نہایت گہرا اثر ملک کے استحکام پر پڑتا ہے اور جس غرض کے لئے اپنے ملک کا نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لیا گیا تھا نہ صرف وہ غرض ہی فوت ہو جاتی ہے بلکہ آزادی کی دولت بھی چھن جاتی ہے۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں صاف صاف بتایا ہے کہ ہم انہی لوگوں کو زمین کا وارث بناتے ہیں جو اس تعلق میں اپنے فرائض کی ذمہ داری کو سمجھتے ہیں اور انکی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرتے۔ سیدھی بات ہے کہ جس ملک کے باشندوں کو باہم ربط و ضبط سے رہنا نہ آتا ہو وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک اور انسانی عقل کے نزدیک بھی اس قابل نہیں کہ ان کے اپنے ملک کی زمام بھی ان کے ہاتھ میں دی جائے اور انہیں زمین کا وارث بنایا جائے۔

پاکستان کے قیام کو آج پورے دس سال ہو چکے ہیں دس سال اگرچہ اقوام کی زندگی کے لحاظ سے بہت تھوڑے ہیں لیکن اندازہ کرنے کے لئے کہ پاکستانی کہاں تک اپنے فرائض کی ادائیگی کے قابل ہیں۔ یعنی یہ معلوم کرنے کیلئے کہ آیا وہ ایک زندہ قوم کی حیثیت سے دنیا میں رہ سکتے ہیں یا نہیں یہ دس سال کچھ کم بھی نہیں

آج ۵۷ء کو دسواں "یوم آزادی" منایا جارہا ہے آزادی کی دس سالہ تاریخ آج ہماری آنکھوں کے سامنے گھوم جانی چاہیئے۔ اور ہر پاکستانی کو چاہیئے کہ وہ غور سے دیکھے کہ ہم نے دس سال کے عرصہ میں کیا کیا ہے وہ کیا کیا کام ہیں جو ہم نے اپنی آزادی کے استحکام کے لئے سرانجام دئے ہیں اور کیا کیا غلطیاں ہم سے سرزد ہوئی ہیں۔ ہمیں ذاتیات اور ایک دوسرے پر الزام تراشی کے نقطۂ نظر سے ایسا نہیں کرنا چاہیئے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ذاتی ہوا و حرص انسان کو ورغلاتی ہیں لیکن یہ ایک مشترکہ انسانی کمزوری ہے۔ ہمیں محض اس کی وجہ سے کسی کو مورد الزام نہیں ٹھہرانا چاہیئے بلکہ اس سے بالا ہو کر دیکھنا چاہیئے کہ کسی نے ملک و قوم کی حقیقی خدمت کس حد تک کی ہے محض دوسروں پر جارحانہ تنقید باہمی چپقلش میں اضافہ تو کر سکتی ہے مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔ دوسروں کی کمزوریوں کا ہمدردانہ جائزہ لینا چاہیئے۔ آخر انسان انسان ہے فرشتہ نہیں۔ کہ اس میں کوئی برائی نہ ہو۔

یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۵ اگست بروز اتوار

تمام جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال بتاریخ ۲۵ اگست بروز اتوار یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منایا جائے گا۔ تمام جماعتیں اس دن جلسہ ہائے سیرت النبیؐ منعقد کریں۔ اور حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محاسن پر تقاریر کی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

انصار اللہ کا تیسرا سالانہ اجتماع

۲۶، ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۷ء بروز جمعہ اور ہفتہ ہو رہا ہے

مجالس انصار اللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس سال سالانہ اجتماع ۲۶، ۲۷ اکتوبر بروز جمعہ و ہفتہ منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر ہر مجلس کے نمائندگان کی شمولیت لازمی ہے تمام مجالس اپنے اپنے نمائندگان کے نام مرکزی دفتر میں جلد بھجوا دیں۔ سالانہ شوریٰ میں پیش ہونے والے امور کے لئے ۳۰ ستمبر تک تجاویز آسکتی ہیں

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی

دو رؤیا

(۱)

فرمایا:۔

"میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور ان کی پیٹھ کے پیچھے ایک پہاڑی ٹیلہ ہے۔ اس پر کچھ لوگ بیٹھے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ پیغامی ہیں۔ اس وقت میرے دل میں خیال گزرا۔ کہ پیغامیوں کے لئے تو خدا تعالیٰ نے شکست لکھی ہے۔ یہ ٹیلہ پر کیوں بیٹھے ہیں تب میں نے حضرت خلیفۂ اول رضؓ کو مخاطب کر کے یہی بات کہی کہ قرآن کے عین وسط میں تو لکھا ہے کہ مسیح موعود اور آپ کی سچی جماعت بہت اونچی جائیگی اور ٹیلہ پر تو پیغامی بیٹھے ہیں۔ اس وقت مجھے خواب میں یہ یاد نہیں آیا کہ وسط قرآن میں کونسی سورتیں ہیں۔ میں نے یونہی اشارۃً بات کر دی۔ اس پر حضرت خلیفۂ اولؓ نے کہا میاں! تم نے ہی اس مسئلہ کے متعلق سوچا ہے تم ہی اس پر تقریر کرو۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی اور کئی دن میں سوچتا رہا۔ کہ قرآن مجید کے وسط میں کونسا مضمون ہے جس سے میں نے یہ استدلال کیا تھا۔ لیکن خواب کا یہ حصہ ایسا بھولا کہ کسی طرح یاد نہ آتا تھا۔ آخر بیس دن کے بعد یہ خواب یاد آئی۔ اور میں نے غور کی تو معلوم ہوا۔ کہ قرآن کے وسط میں سورہ اسراء آتی ہے۔ جس کے مضمون کے متعلق پرانے مفسرین کا خیال ہے۔ کہ اس میں معراج کا ذکر ہے۔ گو میں اس خیال سے متفق نہیں ہوں۔ مجھے یاد آیا کہ حضرت خلیفۂ اول رضؓ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یہ بھی خواب میں کہا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی مخلص جماعت کے لئے اتنے اونچے جانے کی خبر دی گئی ہے۔ یعنے آسمان تک بلند ہونے کی خبر ہے۔

(۲)

نو اور دس اگست کی درمیانی شب رؤیا میں دیکھا کہ میں قادیان میں ہوں اور ایک مکان کی چھت پر ہوں اس پر عزیزم چودھری ظفر اللہ خان صاحب بھی ہیں۔ میں نے ان کو خواب سنایا۔ کہ میں نے دیکھا میں ایک جگہ پر بیٹھا ہوں۔ اور کچھ احمدی آئے ہیں۔ اور بطور تحفہ کے کچھ گنّے اور کوئی اور چیز میرے آگے کر دیتے ہیں۔ مگر خواب میں مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ نذرانہ وہ مجھے نہیں دے رہے بلکہ جماعت کو دے رہے ہیں۔ جیسے جلسہ کے موقعہ پر لوگ آٹا وغیرہ لے آتے ہیں۔ اس وقت میرے پاس چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم سیالکوٹی کی بیوی بیٹھی ہیں۔ جن کے ایک لڑکے کا نام عزیز احمد ہے۔ جو لاہور میں غالباً سیشن جج ہیں اور ایک لڑکے کا نام چوہدری محمد عظیم ہے۔ جو غالباً لاہور میں تحصیلدار ہیں۔ اور ایک لڑکے کا نام چوہدری رحمت اللہ ہے۔ جو غالباً بحری فوج میں کمانڈر ہیں۔ جب کوئی لا کر وہ گنّوں والا تحفہ میرے پاس رکھتا ہے۔ تو وہ خاتون کہتی ہیں آگے کر کے رکھو اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ جب میں نے چوہدری صاحب کو دیکھا اور یہ خواب مجھے یاد آئی۔ تو میں نے دل میں خیال کیا۔ کہ گنّے تو خواب میں بُرے ہوتے ہیں۔ اس میں ہماری جماعت کے متعلق کوئی انذاری پہلو ہے۔ اس وقت یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس جگہ میں اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کھڑے ہیں وہ مسجد مبارک کے پاس دوسرے کمرہ کی چھت ہے۔ جہاں مولوی محمد علی صاحب رہا کرتے تھے۔ اس وقت مجھے خیال آیا کہ میں نیچے جا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ خواب بیان کروں چنانچہ میں نیچے گیا تو دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بعض اور احباب بیٹھے ہیں۔ میں نے آپ سے خواب بیان کی۔ اور کہا گنّے تو منذر معلوم ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ گنّوں کا انذار تو کم ہوتا ہے۔ لیکن جو دوسرے نام تم نے دیکھے ہیں۔ وہ بہت مبارک ہیں۔ جیسے عزیز احمد محمد عظیم اور رحمت اللہ۔ پس ان ناموں کی وجہ سے یہ خواب آخر مبشر ثابت ہوگی۔ افسوس ہے مجھے چوہدری عزیز احمد صاحب کی والدہ صاحبہ کا نام نہیں معلوم۔ اگر ان کا نام معلوم ہوتا۔ اور مبشر ہوتا تو خواب اور بھی مبشر ہو جاتی۔ اگر اس جلسہ پر وہ آئیں یا ان کا کوئی بیٹا آیا۔ تو ان سے پوچھوں گا بہرحال خواب میں جماعت کے لئے تھوڑا سا انذاری پہلو ہے۔ مگر بشارت بہت زیادہ ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم جن کی بیوہ کو میں نے دیکھا بڑی تبلیغ کرنے والے تھے اور سیالکوٹ کی جماعت کا بڑا حصہ ان کی وجہ سے اور بعض اور آدمیوں کی وجہ سے احمدی ہوا ہے"

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق

اطلاع

اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب کافی افاقہ ہے

محترمہ بیگم صاحبہ نواب مسعود احمد خان صاحب کی طرف سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ:

"حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی بیماری میں اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کافی افاقہ ہے۔ لیکن مکمل صحت ابھی تک نہیں ہوئی سانس کھینچنے والے اُچھو اب بھی آتے رہتے ہیں۔ دورہ کی طرح کبھی کم اور کبھی زیادہ۔ علاج باقاعدگی کے ساتھ ہو رہا ہے"

احباب مکمل صحت یابی کے لئے دعا کو جاری رکھیں۔

یوم آزادی —— اور —— اس کے تقاضے

مسلمانان پاکستان کیلئے لمحہ فکریہ

از مکرم چوہدری عبدالکریم خانصاحب کاٹھگڑھی مربی سلسلہ احمدیہ مقیم سیالکوٹ

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو جب اللہ تعالیٰ زمین میں غلبہ یا طاقت عطا فرما دے۔ تو ان کا یہ فرض ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور دونوں جہانوں میں فلاح حاصل کرنے کے لئے قومی طور پر اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہوں۔ اور ارکان اسلام کی پابندی کریں نیز وہ اپنی اصلاح کرنے کے علاوہ دوسروں کی بھی تبلیغ اسلام کے ذریعہ اصلاح کریں چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے [الذین ان مکنھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر۔ وللہ عاقبۃ الامور] (حج ع)

یعنی اگر ہم زمین پر طاقت اور غلبہ دیں تو ان کا فرض ہے کہ وہ احکام شریعت کی پابندی کریں۔ نماز قائم کریں۔ زکوٰۃ ادا کریں۔ نیکی کی تلقین کریں اور بدی سے روکیں اللہ ہی کے لئے تمام کاموں کا انجام ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ طاقت اور غلبہ ملنے سے پہلے شریعت کے احکام کی پابندی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بیشک اس وقت بھی احکام شرعیہ کی پابندی ہر مسلمان کے لئے فرض ہے۔ مگر اس وقت یہ چیز زیادہ تر انفرادی حد تک ہی تعلق رکھتی ہے۔ بحیثیت مجموعی یا بحیثیت قوم کے شریعت کو پورے طور پر اجراء کرنے کے اس وقت مواقع نہیں ہوتے۔ پس "تمکین فی الارض" سے پیشتر شریعت کے احکام فرض ہیں مگر انفرادی طور پر اور "تمکین فی الارض" کے بعد یہ احکام قومی طور پر فرض ہو جاتے ہیں۔

پاکستان کے مسلمان باشندوں کے لئے یہ چیز خاص طور پر توجہ کے لائق ہے۔ کیونکہ پاکستان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک کافی وسیع خطہ زمین میں طاقت اور تمکین فی الارض عطا فرمائی ہے آج سے ۱۰ سال پیشتر ہم محکوم تھے اب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں غلامی کی زنجیروں سے نکال کر آزاد اور پرامن ماحول میں لا کھڑا کر دیا ہے۔ انگریزی عہد اقتدار میں ہم انفرادی طور پر ارکان اسلام کی پابندی اور تبلیغ دین کرتے تھے لیکن اس وقت بحیثیت قوم مجموعی طور پر ہم اپنی جملہ دینی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کر سکتے تھے۔ اس کے لئے ہم مکلف بھی نہ تھے لیکن آزاد ہونے کے بعد اب چونکہ ہمارے راستہ میں ذرا بھر بھی روک نہیں ہے اور ہم پورے طور پر فرائض دین بجا لا سکتے ہیں۔ اسلئے اب ہم قومی طور پر ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے مکلف ہو گئے ہیں۔ اور ہم ان سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہماری قوم کا ہر فرد مثالی مسلمان نہ بن جائے۔ اور مثالی مسلمان بن کر دوسرے غیروں کو بھی اسلامی تعلیم سے روشناس نہ کرائے۔

اگر ہم محاسبہ کریں تو سچی بات یہ ہے ہم اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ پاکستان کی جو قدر کرنی چاہیئے تھی۔ وہ ہم نے نہیں کی اور حقیقی مقصد کو پہچاننے کی کوشش نہیں کی۔ آزادی کا دن بے شک خوشی کا دن ہے۔ اور خوش ہونا ایک قدرتی تقاضا ہے۔ لیکن محض خوش ہونا کوئی خوبی کی بات نہیں ہے خوبی تو تب ہو کہ آزادی کی نعمت سے فائدہ اٹھا کر اس کی ذمہ داریوں کو بھی پورا کریں۔ ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے بغیر ہماری خوشی کس کام کی؟

پس آزادی کے دن ہمیں ایک تو اپنے گزشتہ اعمال کا محاسبہ کرنا چاہیئے دوسرے ہمیں یہ سوچنا چاہیئے کہ آزادی کا حقیقی مقصد کیا ہے اور وہ کس طرح پورا ہو سکتا ہے۔

یہ چیز بھی ذہن میں ضرور مستحضر رکھنی چاہیئے کہ ہم آزاد غیروں کے اقتدار سے ہوئے ہیں۔ ہم خدا تعالیٰ کے احکام کی پابندی سے آزاد نہیں ہو گئے۔ بلکہ ہم غیر مسلموں کے نیم اقتدار سے آزاد ہو کر قومی لحاظ سے شریعت کے احکام کے دائرہ عمل میں داخل ہو گئے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ایک کی ماتحتی سے نکلکر ایک دوسرے اعلیٰ وجود یعنی اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں آ گئے ہیں۔ اگر آزادی ہم [۱۴] کے دن ہم آزادی کے حقیقی مقصد کو سمجھیں اور اس مقصد کو پورا کرنے کا عزم بالجزم کر لیں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ دینی و دنیوی دونوں لحاظ سے ہم خدا تعالیٰ کی رضا کے وارث ہوں گے۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

به سلسلہ یوم پاکستان

مغربی پاکستان میں آزادی کے دس سال

ملک کی آزادی کے پہلے دس سال کے دوران میں مغربی پاکستان کے مختلف صوبوں و ریاستوں کی وحدت ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس انضمام سے تمام صوبوں کے قابل افراد کو موقع فراہم ہو گئے ہیں کہ وہ صوبائی ذرائع کے استعمال میں مشترکہ طور پر کام کریں۔ اور ایک خوشحال اور فلاحی مملکت کے نصب العین کے حصول میں ممد و معاون ثابت ہوں

گذشتہ سال سے حکومت بالخصوص معاشی ترقی اور معاشرتی اصلاح کی طرف زیادہ توجہ دے رہی ہے۔ رفاہی امور پر اخراجات کافی حد تک بڑھ گئے ہیں۔ سال گذشتہ میں ایسے اخراجات مختلف انضمام شدہ صوبوں کے مالی میزانیہ کا ۲۰ یا ۳۰ فی صد سے زیادہ نہیں ہوئے تھے موجودہ مالی سال کے دوران میں حکومت مغربی پاکستان نے کل مالی اخراجات کا ۴۵ فی صد مفید امور پر خرچ کیا ہے۔

تاخیری التواء اور سرخ فیتہ کی کارروائی کو ختم کرنے کے سلسلہ میں مؤثر اقدامات کئے گئے ہیں۔ سیکرٹریٹ کی تشکیل نو بھی کی جا رہی ہے اور اسسٹنٹوں سپرنٹنڈنٹوں اور برانچ افسروں کے فرائض کو سیکشن افسروں کے فرائض سے منسلک کر کے سرکاری کام کی تکمیل کے پرانے طریقہ کو از سر نو منظم کیا جا رہا ہے۔

خوراک کی قلت

آبادی میں بتدریج اضافہ۔ شدید سیلابوں کا مسلسل وقوع پذیر ہونا۔ ناسازگار موسمی حالات پانی کی کمیابی۔ بالخصوص بھارت سے نکلنے والے دریاؤں میں پانی کی قلت۔ سیم۔ تھور۔ فی ایکڑ پیداوار میں کمی اور گیہوں کی ناجائز ذخیرہ اندوزی ایسے امور کے رجحان نے انتظامیہ کو بھاری مقدار میں باہر سے گیہوں منگوانے پر مجبور کر دیا ہے۔

بھاری مقدار میں گیہوں کی درآمد جس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ اور پھر اسے رعایتی شرح پر فروخت کرنا ایسے واقعات ہیں جنہوں نے ملک کے داخلی اور خارجی کی مالی پر ناقابل برداشت بوجھ ڈال دیا ہے۔

اسی باعث محکمے کے نئے میزانیہ میں رکھی گئی رقم گذشتہ سال کی رقم مبلغ تین کروڑ سات لاکھ روپے کے مقابلہ میں سال رواں کے دوران سات کروڑ اڑتالیس لاکھ روپیہ تک بڑھا دیا گیا ہے۔

آبپاشی کے منصوبے

انضمام کے پہلے سال میں متحدہ صوبے کے آبپاشی علاقہ میں پانچ لاکھ انسٹھ ہزار ایکڑ اراضی کا اضافہ ہوا ہے اس کے علاوہ توقع ہے کہ آبپاشی کی متعدد قلیل المیعاد سکیموں کے نتیجہ میں جو زیادہ اناج اگاؤ مہم کے سلسلہ میں شروع کی گئی ہیں۔ مزید آٹھ لاکھ ایکڑ رقبہ کا اضافہ ہو جائے گا۔

تھل

تھل پراجیکٹ سکیم کے نتائج نہایت شاندار برآمد ہوئے ہیں اس سکیم کے تحت ۱۲ لاکھ ۴۲ ہزار ۷ سو ایکڑ اراضی کو ترقی دی جائے گی جس میں سے ۸۰ لاکھ ۸۸ ایکڑ اراضی کی ترقی کا کام مالکان اراضی کے ذمہ ہوگا۔ ۱۲۲۷۱۲۰۰ ایکڑ اراضی تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے مختلف منصوبوں کے تحت مہاجرین۔ چھوٹے مہاجر مالک اراضی بے گھر کرسچن۔ فوجی اشخاص مقامی حضرات جن کے پاس اراضی نہیں ہے اور مہاجرین مزارعین کو الاٹ کر دی ہے —— اس کے ساتھ ہی صوبہ میں زیادہ اناج اگاؤ کی مہم کو تیز کرنے کے لئے حکومت نے آبپاشی کے متعدد قلیل المیعاد منصوبوں کے لئے ۱۴۳۰۰۰۰ روپے منظور کئے ہیں۔

صنعتی ترقی

دستور کے ضوابط کے مطابق صنعت کو کلی طور پر صوبائی حکومت کے سپرد کر دیا گیا ہے نظامت صنعت کو یوں از سر نو منظم کیا جا رہا ہے کہ جہاں تک منصوبہ بندی کا تعلق ہے یہ کام بانٹ کے کیا جائے۔ نظامت میں موجودہ تین حلقوں کی بجائے پانچ حلقے ہوں گے۔

۵۸-۱۹۵۷ء کے میزانیہ میں جو رقم صنعت کے لئے مخصوص کی گئی ہے وہ ۱۵۳۶۵۸۰۰ روپے

ہے۔ یہ بات اس چیز کی غمازی کرتی ہے کہ حکومت مغربی پاکستان صوبے کی صنعتی ترقی کو کس قدر اہمیت دے رہی ہے

آزادی کے فوراً بعد ۱۹۴۷ء میں ہمارے پاس صرف ۱۷۷۴۱۸ تکلے اور ۴۴۸۴ کھڈیاں تھیں۔ ۱۹۵۶ء تک تکلوں کی تعداد ۱۷۹۷۲۷۶ اور کھڈیوں کی تعداد ۲۷۲۴۸ ہو گئی۔ جن سے باسٹھ اعشاریہ نو کروڑ گز کپڑا اور چوبیس اعشاریہ صفر پانچ کروڑ پونڈ زاید سوت پیدا ہوتا ہے ۱۴۰۰۰۰ تکلے اس غرض سے الاٹ کئے گئے ہیں کہ ان سے عمدہ اور نفیس قسم کا کپڑا تیار کیا جائے ۱۹۵۶ء میں ان میں سے ۷۰۰۰۰ تکلے ورسٹڈ تیار کرنے کے لئے اضافہ کئے گئے۔ اونی ملوں سے ۵۶ ملین پونڈ اونی دھاگہ اور چالیس لاکھ پونڈ ورسٹڈ دھاگہ تیار کیا جا سکتا ہے جہاں تک معمولی اور درمیانے درجے کے کپڑے کا تعلق ہے مغربی پاکستان خود کفیل ہو چکا ہے اور یہاں سے اس قسم کا کپڑا برآمد ہونا بھی شروع ہو چکا ہے۔

مہاجرین کی بحالی

اب تک تصفیہ شدہ دعاوی برائے اراضی کی تعداد ۱۴۳۲۲۴۷ ہے جو ۴۲۶۵۶۲۰ ایکڑ اراضی سے تعلق رکھتے ہیں سکیم کے مطابق ابھی ۲۲۳۵۹۵ دعاوی ایسے ہیں جن کا تصفیہ ہونا باقی ہے۔ لاہور راولپنڈی اور ملتان کی ڈویژنوں میں دعاوی کی بہت بڑی تعداد کا آخری تصفیہ ہونا باقی ہے۔

حقوق ملکیت

عملی طور پر مہاجر الاٹیوں کو اس زمین کے مالکانہ حقوق حاصل ہیں۔ جو زمین انہیں الاٹ کی گئی ہے انہیں اس بات کا پورا حق ہے کہ وہ اس اراضی کو فروخت تبادلے ہبہ۔ رہن کے ذریعے منتقل کر دیں یا کسی اور قسم کا سودا کریں۔ انہیں اس بات کا حق بھی دے دیا گیا ہے کہ وہ خود کاشت یا دوسری جائز وجوہ کی بنا پر اپنے مزارعین کو بے دخل کر سکیں

شہری آبادکاری

بہت سے مضافاتی شہر آباد کرنے کی سکیموں پر مرکزی حکومت کی مدد سے کام شروع ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اب تک ۳۶ سکیموں پر کام شروع کیا جا چکا ہے۔ ان کے علاوہ محکمہ نے مہاجرین کے لئے دو کمروں والے ۴۴۴۴ اور ایک کمرہ والے ۱۵۸۹۰ کوارٹر تیار رکھے جو معمولی اقساط ادا کر کے خریدے جا سکتے ہیں

سیلاب

مغربی پاکستان میں سیلاب کی مصیبت اب تقریباً ہر سال ہی سر اٹھاتی ہے۔ دریائے راوی اور دوسرے دریاؤں اور ان کے علاوہ پہاڑی نالوں نے ۱۹۴۷ء سے اب تک چار بار تمام اضلاع کو تہ و بالا کیا ہے۔ چنانچہ امکانی انسداد تدارک کے طور پر لاہور کے حفاظتی بند کو زیادہ بلند اور مضبوط کر دیا گیا ہے جس پر تیس لاکھ روپے خرچ اٹھا ہے ۷۴۰۰۰۰ روپے کی مزید رقم اس غرض کے لئے منظور کی گئی ہے جس سے لوہے کا پل۔ چھوٹے اور ڈیزل ٹرک خریدے جا چکے۔ چھ لاکھ روپے کے خرچ سے موٹر لانچیں الگ بڑی کشتیاں اور جیپ کاریں خریدی جا رہی ہیں۔ تاکہ سیلاب سے پیدا ہونے والی ہنگامی صورت میں بچاؤ کا کام کیا جا سکے۔ اور مغربی پاکستان کی حکومت نے ۳۰ لاکھ روپے کی ایک رقم کے علاوہ ۸۰ لاکھ روپے کی رقم اس مقصد کے لئے بھی منظور کی ہے کہ سیلاب زدہ لوگوں کو تقاوی قرضے دئیے جائیں۔

تعلیم

تعلیمی سہولتوں کی بڑھتی ہوئی مانگ کے پیش نظر صوبے کے ترقیاتی میزانیے کا ۱۸ء۲ حصہ جو بقدر ۱۰ کروڑ ۹۲ لاکھ روپے کے ہوتا ہے۔ اس سال تعلیم کے لئے مخصوص کیا گیا ہے سال ۵۷-۱۹۵۶ء کے دوران میں ۵۵۸ نئے ابتدائی سکول کھولے گئے۔ اور بجٹ میں ۱۱ لاکھ ۵۰ ہزار روپے کی رقم اس مقصد کے لئے رکھی گئی ہے کہ ۴۰۲ نئے ابتدائی سکول کھولے جائیں۔ یہ سکول ان ۸۰ ابتدائی سکولوں کے علاوہ ہوں گے۔ جو سرحدی علاقوں میں کھولے جانے والے ہیں۔ سال رواں میں بجٹ میں اس بات کی گنجائش نکالی گئی ہے کہ ۳۰ ابتدائی سکولوں کو ہائی سکولوں کی شکل دے دی جائے۔ آزادی کے بعد سے اب تک کالجوں میں داخل ہونے والے طلباء کی تعداد ۱۲ ہزار ۵ سو سے بڑھ کر ۴۰ ہزار تک پہنچ گئی ہے اور کالجوں کی تعداد ۲۷ سے ۷۴ ہو گئی ہے

دیہی امداد

دیہی امداد کے سلسلے میں ۱۹۵۶ء سے اب تک ۳۳ ترقیاتی رقبے کھولے گئے ہیں جن میں ۵ ہزار ۵ سو گاؤں موجود ہیں جن کی آبادی ۳۵۰۰۰۰۰ کے قریب ہے یہاں پروگرام پر پوری طرح عمل ہو رہا ہے دیہی امداد کے پانچ سالہ منصوبے کے تحت جسے مرکزی حکومت ۱۹۵۵ء میں منظور کر چکی ہے۔

قبائلی علاقے

وحدت مغربی پاکستان کے قیام کے پیش نظر زیادہ تر یہ بات تھی کہ کم ترقی یافتہ علاقوں کو ترقی دینے کی مہم تیز کر دی جائے۔ یہ علاقے جو ایجنسیوں اور سرحدی علاقوں پر مشتمل ہیں۔ اس وقت ۹۲۰۸۰۰ روپے کی اس گرانٹ کے مقابلے میں جو ابتداء میں ان کے لئے مخصوص کی گئی تھی۔ ۲۸۳۳۱۰۰۰ روپے کی امداد حاصل کر رہے ہیں۔ اس میں ان علاقوں کے سدھار کی نئی سکیموں کے لئے ۳۴ لاکھ روپے کی دیگر رقم بھی شامل ہے۔

صنعتیں

اس وقت اس علاقے میں ۳۲ بڑے بڑے صنعتی ادارے ہیں جن میں ۱۵ کروڑ روپے کا سرمایہ لگا ہوا ہے۔ ۴ ایسے مراکز جو چیزیں بھی تیار کرتے ہیں اور تربیت بھی دیتے ہیں صوبائی حکومت کے حوالے کر دئیے گئے ہیں۔ یہاں ریشمی اور اونی کپڑے زری اور دھات کا سامان تیار ہوتا ہے۔ یہ ادارے تجارتی اصولوں پر چلائے جائیں گے۔ اس علاقے کے معدنی وسائل کی ترقی کے لئے تکنیکی ماہرین اور کان کنی کے ماہر انجینئروں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے کوئٹہ کے مقام پر ۱۰۳۵۴۰ روپے کی لاگت سے کان کنی کے عملے کی تربیت کا ایک مرکز کھولا جا رہا ہے سال ۵۷-۱۹۵۶ء میں ڈویژنل ترقیاتی بورڈوں کے لئے ۵۰ لاکھ روپے کی رقم مخصوص کی گئی تھی رواں مالی سال میں ۷۰ لاکھ روپے کی زائد رقم ترقیاتی فنڈ کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔ ڈویژن وار تقسیم کے بعد جو دس لاکھ روپے کی رقم بچتی ہے وہ وادی کاغان پر خرچ کی جائے گی۔

(۴) میں عرصہ دو ماہ سے بعارضہ درد ریح صاحب فراش ہوں۔ اب یہ درد بائیں گھٹنے میں آ کر رک گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔ آمین

قریشی نور احمد پسر میاں نور محمد صاحب سیکرٹری مال۔ کوٹلی برفاں ضلع سیالکوٹ

(۵) بابو شمس الدین صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ ہائی کورٹ لاہور کی لڑکی درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہے اور مشن ہسپتال سیالکوٹ میں زیر علاج ہے۔ اس بچی کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (قاسم الدین سیالکوٹ)

اعلان دارالقضاء

مکرم مولوی فیض الدین صاحب احمدی محاسب جماعت احمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر نے درخواست دی ہے کہ میرے بھائی منشی دانشمند صاحب ۱۶/۴/۵۳ کو فوت ہو گئے تھے۔ ان کی زمین ۱۰ مرلے واقعہ ربوہ محلہ دارالصدر قطعہ ۲/۹ کا انتقال میرے اور مرحوم کی بیوہ راج بیگم صاحبہ کے نام کیا جائے۔ نیز لکھا ہے کہ مرحوم کے بھائی حاجی امیر عالم صاحب اور سوتیلی والدہ مسماۃ غلام بی بی صاحبہ بھی زندہ موجود ہیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

ناظم دارالقضاء۔ ربوہ

ولادت

مورخہ ۶ اگست ۱۹۵۷ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برادرم عبدالقیوم صاحب ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کو چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود جناب عبدالمجید صاحب موٹر اینڈ سنز لاہور کا پوتا اور جناب احمد دین صاحب اوورسیئر نیروبی مشرقی افریقہ کا نواسہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے سرفراز کرتے ہوئے خادم دین بنائے آمین۔

شیخ مبارک محمود پانی پتی۔ لاہور

درخواستہائے دعا

(۱) مسجد احمدیہ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا ہے احباب جماعت سے پرزور دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام کو اپنی برکات کے ساتھ تکمیل تک پہنچائے آمین

(قاضی نذر محمود خادم چک چٹھہ)

(۲) میرے والد محترم خان میر خان صاحب دو ہفتہ سے بیمار ہیں نیز ڈاکٹر محمد رمضان صاحب سکنہ تل ضلع کوہاٹ بھی بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

حمید اللہ خان ربوہ

(۳) میں ایک پریشانی میں مبتلا ہوں احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد سعید)

تحریک عطایا فضل عمر ہسپتال ربوہ

(از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احباب کو معلوم ہے کہ فضل عمر ہسپتال کی عمارت ۲۰ فروری ۵۶ء سے شروع ہے اور خاکسار اس سے قبل کئی بار الفضل میں تحریک کر چکا ہے کہ دوست ہسپتال کی عمارت کے لئے عطایا دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ میری اس تحریک پر جہاں بہت سے احباب نے دل کھول کر حصہ لیا ہے وہاں کافی دوست ایسے ہیں جن کی توجہ اس کار خیر کی طرف ابھی تک نہیں ہوئی۔

ربوہ میں ایک بہت بڑے ہسپتال کی اہمیت تو دوستوں پر واضح ہے جس کی طرف ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب رضی اللہ عنہ کی ایک خواب (جو میری تحریک کے ساتھ اس سے قبل الفضل میں شائع ہو چکی ہے) بھی اشارہ کرتی ہے۔ امید ہے کہ دوست ہسپتال کی اس اہمیت کے پیش نظر اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے۔ اور جلد سے جلد عطایا ہسپتال کی امانت "ہاسپٹل فنڈ" صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں گے۔

میں نے اپنے ایک شروع کے اعلان میں تحریر کیا تھا کہ معطی حضرات کے نام شائع کئے جائیں گے۔ سو اب اس سلسلہ میں تیسری فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ ہسپتال کی تعمیر مکمل ہونے پر انشاء اللہ تعالیٰ حسب اعلان سابق وہ دوست جن کے عطایا ۱۰۰/- روپیہ سے زائد ہوں گے ان کا نام ہسپتال کے سامنے کندہ کرایا جائے گا۔ اسی طرح جو دوست ایک پورے کمرے یا اس سے زائد کی رقم عطا فرمائیں گے اس کمرہ پر ان کا نام کندہ کروایا جائے گا۔

نوٹ:- ایک دوست کی طرف سے یہ تحریک ہوئی تھی کہ ہسپتال کے سامنے یکصد روپیہ سے زائد عطایا کرنے والوں کا نام کندہ کرانے کی جو شرط رکھی گئی ہے اس کو کم کر کے پچاس روپیہ کر دیا جائے۔ لہذا ایسے دوستوں کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ پچاس روپے یا اس سے زائد عطایا دینے والوں کے نام بھی اس میں شامل کرنے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہسپتال کے دو بلاک قریباً مکمل ہو چکے ہیں۔ صرف آخری تکمیل کے کچھ کام رہتے ہیں جن پر اندازہ خرچ پندرہ سے بیس ہزار روپیہ تک ہے مگر رقم نہ ہونے کی وجہ سے یہ کام مکمل نہیں ہو رہا۔

لہذا دوستوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس کار خیر کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ خصوصاً زمیندار دوست۔ کیونکہ آجکل اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو فصل کی آمد آ رہی ہوگی۔

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۱	مکرم منشی عبد القادر صاحب بستی سہرانی ضلع ڈیرہ غازیخان	۵-۰-۰
۲	" چوہدری حبیب الرحمٰن صاحب " "	۲۰-۰-۰
۳	مکرم عبد السلام صاحب عبد القادر صاحب عبد اللطیف صاحب " "	۵-۰-۰
۴	" مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر معہ اہلیہ صاحبہ و بچگان " "	۱۰-۰-۰
۵	" منشی عبد العزیز صاحب بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخان	۱۰-۰-۰
۶	" محمد حسین خان صاحب " "	۵-۰-۰
۷	" خدا بخش صاحب " "	۵-۰-۰
۸	" چوہدری محمد لطیف صاحب " "	۱۰-۰-۰
۹	" سید بہاول شاہ صاحب لاہور	۱۰-۰-۰
۱۰	" شریف احمد صاحب ٹھیکیدار "	۱۰-۰-۰
۱۱	" محمد اشرف صاحب "	۱۰-۰-۰
۱۲	" شیخ بشیر احمد صاحب "	۱۰-۰-۰
۱۳	" چوہدری محمد اکرم صاحب ضلع نوابشاہ	۱۰-۰-۰
۱۴	" میاں بشیر احمد صاحب	۱۰-۰-۰
۱۵	" شریف احمد صاحب جھنگ	۵-۰-۰
۱۶	" چوہدری جمال دین صاحب نوابشاہ	۱۰-۰-۰
۱۷	مکرم محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹ	۵-۰-۰
۱۸	غنی سنز انارکلی۔ لاہور	۵-۰-۰
۱۹	مکرم امیر الدین صاحب سیمنٹ بلڈنگ۔ لاہور	۱۰-۰-۰
۲۰	" علی انوار صاحب امرو	۵-۰-۰
۲۱	" رشید احمد صاحب صادق آباد	۵-۰-۰
۲۲	" میاں محمد یحییٰ صاحب قائد خدام الاحمدیہ لاہور	۵-۰-۰
۲۳	" قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ لائلپور	۱۰-۰-۰
۲۴	" چوہدری عبد اللہ خانصاحب امیر جماعت کراچی	۱۰-۰-۰
۲۵	" صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب۔ ربوہ	۵-۰-۰
۲۶	" چوہدری غلام نبی صاحب۔	۵-۰-۰
۲۷	" علی اکبر صاحب۔	۵-۰-۰
۲۸	" شفیع احمد صاحب و محمود صاحب۔ کلکتہ	۵-۰-۰
۲۹	" چوہدری نذیر احمد صاحب چکوال	۵-۰-۰
۳۰	" محمد تقی علی صاحب ڈھاکہ	۵-۰-۰
۳۱	" صوفی محمد عبد اللہ صاحب۔ ربوہ	۱۰-۰-۰
۳۲	" بشیر احمد صاحب راجیکی۔ ربوہ	۵-۰-۰
۳۳	" رحمت اللہ صاحب چک نمبر ۲۹۔ ضلع شیخوپورہ	۵-۴-۰
۳۴	" قاضی منظور احمد صاحب سیکرٹری مال معرفت ایشیا فریقین کمپنی لاہور	۶-۰-۰
۳۵	" محمد عطا ربی صاحب ڈھالکے ضلع شیخوپورہ	۵-۰-۰
۳۶	" محمد عبد اللہ صاحب احمدیہ کلاتھ ہاؤس۔ ربوہ	۵-۰-۰
۳۷	محترمہ حامدہ عصمت صاحبہ اہلیہ عطاء اللہ صاحب ضیا پشاور	۵-۰-۰
۳۸	مکرم فلائٹ سارجنٹ غلام یٰسین صاحب۔ کراچی	۵-۰-۰
۳۹	" قریشی عبد القیوم صاحب۔ کراچی	۱۰-۰-۰
۴۰	" قریشی عبد القیوم صاحب منٹگمری	۵-۰-۰
۴۱	" ملک سراج الدین صاحب سمبڑیال۔ ضلع سیالکوٹ	۵-۰-۰
۴۲	" جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب نمبردار چک نمبر $\frac{99}{6-R}$ ضلع منٹگمری	۵-۰-۰
۴۳	" چوہدری احسان اللہ صاحب ناصر آباد اسٹیٹ	۵-۰-۰
۴۴	" ابراہیم صاحب پی۔ ایس ایس "ہمالیہ" منوڑہ کراچی	۱۰-۰-۰
۴۵	" ایم عبد الغنی صاحب وائرلیس اپریٹر گلگت	۱۰-۰-۰
۴۶	" چوہدری یوسف علی صاحب۔ گلگت	۷-۰-۰
۴۷	" میاں محمد صادق صاحب مسلم ٹاؤن۔ لاہور	۵-۰-۰
۴۸	" ملک بشیر احمد صاحب بلرہ کے ضلع شیخوپورہ	۵-۰-۰
۴۹	" شاہ محمد صاحب صدر مرالہ ضلع گجرات	۵-۰-۰
۵۰	" قاضی محمد عبد اللہ صاحب۔ ربوہ	۵-۰-۰
۵۱	" مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل "	۵-۰-۰
۵۲	" پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ربوہ	۵-۰-۰
۵۳	" شیخ ضیاء الحق صاحب انجینئر بذریعہ شیخ فضل حق صاحب ربوہ	۱۰-۰-۰
۵۴	" خالد لطیف صاحب گوبیار۔ کراچی	۵-۰-۰
۵۵	" چوہدری غلام سرور صاحب چک نمبر $\frac{55}{2-L}$ منٹگمری	۱۰-۰-۰
۵۶	" ناظر علی صاحب سیکرٹری مال چک نمبر ۹۰ کھیم سنگھ والہ ضلع لائلپور	۷-۰-۰
۵۷	محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ ہیڈ معلمہ سکول بالاں تونسہ	۵-۰-۰
۵۸	مکرم چوہدری علی شیر صاحب چک نمبر ۱۶۹ مراد بہاولنگر	۱۰-۰-۰
۵۹	مکرم ڈاکٹر نیاز احمد صاحب چک نمبر $\frac{119}{7-R}$ منٹگمری	۵-۰-۰
۶۰	" ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ٹیکسلا	۵-۰-۰
۶۱	" بابو اللہ بخش صاحب۔ راولپنڈی	۵-۰-۰
۶۲	" حکیم فضل محمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ بیٹی ضلع پشاور	۷-۰-۰
۶۳	" رفیع الزمان خانصاحب کراچی	۵-۰-۰
۶۴	" محمد اکرم صاحب از خالد صاحب خو دبستیانہ ضلع جھنگ	۱۰-۰-۰
۶۵	" چوہدری عبد الستار صاحب خادم سیکرٹری مال نوشہرہ	۵-۰-۰
۶۶	" چوہدری عنایت الرحمٰن صاحب معہ اہلیہ صاحبہ و بچگان ٹنڈو الہ یار	۷-۰-۰
۶۷	" چوہدری عطاء اللہ صاحب "	۲-۰-۰

۱۴۸

پاکستان کی پیداوار

پاکستان کی معیشت میں پٹ سن کو بہت اہم حیثیت حاصل ہے۔ چنانچہ پٹ سن کی برآمد کو فروغ دینے اور پٹ سن پالیسیاں مرتب کرنے میں مدد دینے کے لئے ۱۹۴۹ء میں نرائن گنج میں پٹ سن بورڈ قائم کیا گیا اور حکومت نے کاشت کاروں کو مناسب قیمت دلانے کے لئے ابتدا ہی میں ضروری اقدامات کئے۔ پٹ سن کی خریداری اور فروخت کے لئے مختلف مرکزوں میں کاشت کاروں کی امداد باہمی کی ۵۲ انجمنیں قائم کی گئیں۔ ان تمام اقدامات کا یہ نتیجہ ہوا کہ گانٹھیں بنانے کے کارخانوں کی تعداد ۱۳ سے بڑھ کر ۵۷-۱۹۵۶ء میں ۷۹ ہو گئی۔ اس کے علاوہ حکومت کے تعمیر کردہ ۸۰ گوداموں سے بھی پٹ سن کی تجارت کو بہت فروغ ہوا۔ آج دنیا میں پاکستانی پٹ سن کی بڑی مانگ ہے۔ یہاں تک کہ پٹ سن کی معمولی قسموں کی بھی عالمی منڈیوں میں اچھی قیمت مل رہی ہے۔ صوبائی حکومت نے ۱۹۵۷-۵۸ء کے لئے پٹ سن کا زیر کاشت رقبہ اس طرح مقرر کیا ہے کہ اس سے ۷ ملین گانٹھیں حاصل ہوں گی۔

روئی: مغربی پاکستان کی خاص نقدآور فصل یعنی روئی سے پاکستان کو پٹ سن کے بعد سب سے زیادہ غیر ملکی زرمبادلہ کی آمدنی ہوتی ہے۔ پٹ سن کی طرح روئی کے کاشت کاروں کو بھی مناسب قیمت دلانے اور اس کی برآمد کو فروغ دینے کے لئے حکومت نے ضروری اقدامات کئے ہیں۔ ان اقدامات سے روئی کی تجارت پر بڑا خوشگوار اثر پڑا۔

سرکاری تخمینہ کے مطابق ۸۰۰۰۰۰ گانٹھ روئی کی پیداوار ہو گی۔ اسی طرح گذشتہ سال کی بقایا ۴۲۵۰۰۰ گانٹھوں کو ملا کر ۱۲۲۵۰۰۰ روئی گانٹھ حاصل ہوں گی جس میں سے ۸۲۵۰۰۰ گانٹھیں برآمد کی جا سکیں گی۔ مئی کے آغاز تک ۵۸۷۰۰۰ گانٹھیں برآمد کی جا چکی ہیں۔ اور امید ہے کہ اس موسم کے اختتام تک سارا ذخیرہ برآمد کر دیا جائے گا۔

پاکستان میں سوتی پارچہ بافی کے کارخانوں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ کی بنا پر اندرون ملک میں پاکستانی روئی کی کھپت بڑھتی جا رہی ہے۔ چنانچہ آجکل یہ کارخانے ایک ملین گانٹھیں یعنی ۵۰ فی صدی سے زیادہ پاکستانی روئی استعمال کرتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں خام روئی کی برآمد مقابلۃً کم ہوئی مگر سوتی دھاگے اور کپڑے کی برآمد کافی بڑھ گئی۔ اور اشیاء کی برآمد ۱۹۵۴ء میں ۱۷ ہزار روپے سے بڑھ کر ۱۹۵۵ء میں ۱۵ اعشاریہ ۷ ملین روپے اور ۱۹۵۷ء میں ۱۷ ملین روپے کی ہو گئی۔ بہرحال خام روئی کی برآمد بڑھانے کے لئے فی ایکڑ پیداوار میں بتدریج اضافہ کرنے اور اس طرح ۲۰۵ ملین گانٹھ روئی کی پیداوار حاصل کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

اون۔ تخمینہ کے مطابق پاکستان میں اون کی پیداوار سالانہ ۲۸۰۵ ملین پونڈ ہے اور ۷ ملین پونڈ اون کی مقامی طور پر کھپت ہے اور ۲۵ ملین پونڈ برآمد کیا جاتا ہے۔

اون کی برآمد عام کھلے لائسنس پر ہے۔ لیکن برآمد کرنے کے لئے اون کی درجہ بندی ضروری ہے۔ پاکستانی اون کے خاص خریدار برطانیہ۔ امریکہ۔ اور جرمنی ہیں۔ اون کی اوسط برآمدی قیمت اس سال ۲ روپے ۱۱ آنے ۵ پائی فی پونڈ ہے جبکہ گذشتہ سال ۲ روپے ۵ آنے فی پونڈ تھی۔

پاکستان میں اون کی صنعت نے بڑی ترقی کی ہے۔ پاکستان میں تیار کردہ قالینوں وغیرہ کی برآمد ۱۹۵۷ء میں ۳۰۱ ملین روپے کی ہوئی۔ جبکہ ۱۹۵۵ء میں ۴ ملین روپے کی تھی۔ اس کے علاوہ اون کی دیگر قسموں کی مصنوعات کی برآمد بھی اب شروع ہو گئی ہے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) عزیزم طاہر محمود ولد نصیر احمد کاتب چک ۴۶ شمالی تین چار ماہ سے بیمار ہے۔ احباب کرام عزیز کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) خاکسار کے والد قاضی محمد منیر صاحب پندرہ روز سے صاحب فراش ہیں شدید تکالیف میں مبتلا ہیں۔ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ بشیر احمد ۹ راوی روڈ لاہور

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۶۸	مکرم شیخ عبدالقادر صاحب اوکاڑہ ضلع منٹگمری	۵-۰-۰
۶۹	" رانا رحمت اللہ صاحب چک ۴۱ جنوبی سرگودھا	۱۲-۸-۰
۷۰	" محمد اقبال حسین صاحب سجانیہ چک ۴۸ ج ب لائلپور	۵-۰-۰
۷۱	" منشی احمد علی صاحب۔ شیخوپورہ	۵-۰-۰
۷۲	" بابو فضل دین صاحب پنشنر سیالکوٹ	۱۰-۰-۰
۷۳	" برکات احمد صاحب ذبیح سیکڑوی مال حیدر آباد	۵-۰-۰
۷۴	" کپتان سید افتخار احمد صاحب۔ کراچی	۱۱-۰-۰
۷۵	" بشارت احمد صاحب ضیاء "	۵-۰-۰
۷۶	" عبدالسمیع صاحب۔ گولیمار کراچی	۵-۰-۰
۷۷	" شیخ غلام قادر صاحب ریٹائرڈ ریلوے انسپکٹر لاہور	۱۰-۰-۰
۷۸	" ماسٹر عبدالعزیز صاحب چک ۲۴۵ ج ب ضلع منٹگمری	۱۰-۰-۰
۷۹	" مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مجبول ضلع رحیم یار خاں	۸-۰-۰
۸۰	" محمود احمد صاحب ہیڈ ماسٹر کیپر کھیوڑہ ضلع جہلم	۷-۰-۰
۸۱	" فقیر اللہ صاحب سانگلہ ہل	۱۰-۰-۰
۸۲	" نور محمد صاحب گوٹھ جمال پور ضلع نوابشاہ	۵-۰-۰
۸۳	" فضل کریم صاحب ولد نور محمد صاحب زرگر سلانوالی	۵-۰-۰
۸۴	" چوہدری رستم علی صاحب گوٹھ جمال الدین نوابشاہ	۵-۰-۰
۸۵	" محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ۔ ربوہ	۵-۰-۰
۸۶	" ڈاکٹر احمد نور محمد صاحب رنگون والہ۔ کراچی	۵-۰-۰
۸۷	" مکرم محمد حسن خانصاحب گوٹھ قمر الدین ضلع نوابشاہ	۱۰-۰-۰
۸۸	" ڈاکٹر محمد شفیع صاحب " " " ٹنار	۱۰-۰-۰
۸۹	" چوہدری رستم علی صاحب جمال پور ضلع خیرپور	۱۰-۰-۰
۹۰	" چوہدری محمد ابراہیم صاحب " " "	۱۰-۰-۰
۹۱	" صوفی محمد رفیع صاحب سکھر	۱۰-۰-۰
۹۲	" منشی محکم الدین صاحب حسن ابدال	۱۰-۰-۰
۹۳	بذریعہ مکرم حاجی عبدالرحمن صاحب رئیس باندھی ضلع نوابشاہ	۵-۰-۰
۹۴	مکرم ملک منیر احمد صاحب بذریعہ مرزا عبدالرحمن صاحب کراچی	۵-۰-۰
۹۵	" بابو محمد صادق صاحب لاہور	۵-۰-۰
۹۶	" ملک بشیر احمد صاحب۔ لائلپور	۵-۰-۰
۹۷	" شیخ فضل حسین صاحب	۵-۰-۰
۹۸	" سر بلند صاحب۔	۵-۰-۰
۹۹	" ملک محمد طفیل اینڈ سنز لاہور	۵-۰-۰
۱۰۰	" محمد اشرف صاحب	۵-۱۰-۰
۱۰۱	" چوہدری شہاب الدین صاحب۔	۱۰-۰-۰
۱۰۲	" صالح الشبیبی صاحب	۱۰-۰-۰
۱۰۳	" چوہدری نذیر احمد صاحب	۵-۰-۰
۱۰۴	" چوہدری محمد شریف صاحب لاہور ہاؤس۔ ربوہ	۵-۰-۰
۱۰۵	" شیخ عبدالاحد صاحب	۱۰-۰-۰
۱۰۶	مکرم سیٹھ اللہ جوایا صاحب۔ ملتان	۱۰-۰-۰
۱۰۷	" ماسٹر عبدالکریم صاحب منٹگمری	۵-۰-۰

خادم مسجد کی ضرورت

چک ۳۹ ڈی بی ضلع سرگودھا (تحصیل خوشاب) میں خادم مسجد کی ضرورت ہے۔ گذارہ کے لئے تیس من اناج سالانہ دیا جائے گا۔ خادم مسجد کے لئے دکان وغیرہ یا کوئی اور کاروبار کرنے کی سہولتیں ہوں گی۔ دریافت طلب امور کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

(چوہدری) محمد الدین کارکن دفتر بہشتی مقبرہ۔ ربوہ

مشرقی پاکستان کے وزیر الدین چوہدری اور صوبائی اسمبلی کے

تیرہ ۱۳ ممبر عوامی لیگ شامل ہو گئے

ڈھاکہ ۱۳ راگست مشرقی پاکستان کے مواصلات اور آب پاشی کے وزیر مسٹر کفیل الدین چوہدری اور صوبائی اسمبلی کے تیرہ اور ممبر عوامی لیگ میں شامل ہو گئے ہیں

کل مسٹر کفیل الدین احمد چوہدری نے اپنے اس فیصلہ کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ملک کے لوگوں کا فرض ہے کہ وہ موجودہ صورت حال میں مسٹر سہروردی کے ہاتھ مضبوط کریں۔ انہوں نے مسٹر سہروردی کے حالیہ دورہ امریکہ اور یورپ کو سراہتے ہوئے ان کی مساعی کا شکریہ ادا کیا۔ جس کی وجہ سے بیرونی ملکوں میں پاکستان کا وقار پہلے سے کہیں بڑھ گیا ہے۔

صدر اور وزیر اعظم آج کراچی پہنچ رہے ہیں

ڈھاکہ ۱۳ راگست۔ صدر سکندر مرزا اور وزیر اعظم سہروردی آج رات گئے صدر کے وائیکاؤنٹ ہوائی جہاز میں ڈھاکہ سے کراچی روانہ ہو گئے۔ صدر اور وزیر اعظم کا جہاز ۹ بجے کے قریب کراچی پہنچ رہا ہے۔

مشرقی پاکستان کے لئے غیر ملکی اناج

کراچی ۱۳ راگست۔ گزشتہ دس دنوں میں غیر ملکی اناج سے بھرے ہوئے چھ جہاز مشرقی پاکستان کی بندرگاہوں پر پہنچے۔ ان میں ۳۳ ہزار ٹن چاول اور چار ہزار ٹن گندم تھی۔ گیارہ ہزار ٹن اناج لے کر دو اور جہاز ایک دو روز تک پہنچ جائیں گے۔

لشتر سے دولتانہ کی ملاقات

کراچی ۱۳ راگست مسلم لیگی لیڈر میاں ممتاز دولتانہ نے کل یہاں صدر مسلم لیگ سردار نشتر سے آدھ گھنٹے تک بات چیت کی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر دولتانہ صدر اور وزیر اعظم کی ڈھاکہ سے واپسی تک کراچی ہی میں رہیں گے۔

افغانستان میں پاکستانی سفیر کا تقرر

کراچی ۱۳ راگست۔ مسٹر محمد اسلم خٹک کو افغانستان کا سفیر مقرر کر دیا گیا ہے۔ اس وقت وہ کابل میں پاکستان کے وزیر مختار اور ناظم الامور کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ خیال ہے کہ حکومت افغانستان بھی جلد ہی پاکستان کے لئے اپنے سفیر کے نام کا اعلان کر دے گی

مشرقی پاکستان کی انتخابی فہرستیں

ڈھاکہ ۱۳ راگست۔ مشرقی پاکستان میں انتخابی فہرستوں کا کام پورے زور شور کے ساتھ جاری ہے اور اضلاع سے موصول شدہ اطلاعات کے مطابق فہرستیں مقررہ وقت سے پانچ دن پہلے ہی تیار ہو جائیں گی۔

عوامی لیگ پارلیمانی کونشن پارٹی کا اجلاس

ڈھاکہ ۱۳ راگست۔ کل یہاں عوامی لیگ پارلیمانی کونشن پارٹی کا ایک اور اجلاس وزیر اعلیٰ عطاء الرحمن خاں کی زیر صدارت ہوا۔ وزیر اعظم سہروردی بھی اس میں شریک ہوئے۔ اجلاس چار گھنٹے تک جاری رہا اور باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق اس میں تنظیمی معاملات کے علاوہ صوبہ کے ترقیاتی منصوبوں پر کام کی رفتار کا جائزہ لیا گیا۔

دو ٹرینوں کی ٹکر سے چھ ہلاک

انڈہوون (ہالینڈ) ۱۳ راگست کل انڈہوون کے قریب دو ایکسپریس ٹرینوں کی ٹکر میں چھ اشخاص ہلاک اور پچاس مجروح ہو گئے

بی اے کے امتحان میں جامعہ نصرت ربوہ کا شاندار نتیجہ

ستر فیصد طالبات کامیاب ہوئیں

جامعہ نصرت ربوہ سے دس طالبات امسال B.A کے امتحان میں شامل ہوئیں خدا کے فضل سے گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی کالج کے نتائج کی اوسط یونیورسٹی اوسط سے بہت بڑھ کر رہی۔ اس سال یونیورسٹی نتائج کی مجموعی اوسط ۳۹ فیصد ہے۔ اور کالج جامعہ نصرت کی ۷۰ فیصد چار طالبات سیکنڈ کلاس میں کامیاب ہوئیں۔ تفصیلی نتیجہ حسب ذیل ہے۔

نام	نمبر	نام	نمبر
امتہ القدیر	۲۵۳	امتہ الرفیق	۲۷۰
رشیدہ بیگم	۲۸۱	ریاض بیگم	۲۵۰
امتہ الحبیب	۲۰۲		
رقیہ	۲۳۴	نسیم	۲۳۷

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

کرشک سرامیک پارٹی اور ری پبلکن پارٹی کے انضمام کا امکان

فی الحال دونوں پارٹیاں پورے ملک کے لئے ایک پالیسی پر عمل کیا کریں گی

ڈھاکہ ۱۳ راگست۔ ریڈیو پاکستان نے ایک خبر رساں ایجنسی کے حوالہ سے یہ خبر نشر کی ہے کہ کرشک سرامیک پارٹی اور ری پبلکن پارٹی دونوں اس پر متفق ہو گئی ہیں کہ وہ پورے پاکستان کے لئے مختلف امور میں ایک پالیسی پر عمل کریں گی۔ ایجنسی کا کہنا ہے کہ ممکن ہے کہ آگے چل کر یہ دونوں پارٹیاں ایک دوسرے میں ضم ہو جائیں۔ یاد رہے کہ ری پبلکن پارٹی کے لیڈر سردار عبدالرشید نے کل لاہور میں کہا تھا کہ دونوں پارٹیاں ایک دوسرے سے اشتراک اور انضمام کی تجاویز پر غور کر رہی ہیں۔

تین بڑے زمینداروں کی ہزاروں من گندم پر قبضہ

لاہور ۱۳ راگست۔ محکمہ خوراک کے حکام نے لائل پور ڈسٹرکٹ بورڈ کے سابق چیئرمین مخدوم سید نذیر حسین شاہ کی اڑھائی ہزار من گندم پر قبضہ کر لیا ہے۔ کیونکہ یہ گندم ان کی ضروریات سے زیادہ تھی۔

گندم کی سرکاری خریداری کی مہم کے تحت مخدوم صاحب کو ایک نوٹس بھی دیا گیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے گندم حکومت کے حوالے نہیں کی۔

اسی طرح رائے ونڈ کے مقام پر ایک چھاپے کے دوران چار سو من گندم پکڑی گئی ہے۔ جو وہاں کے ایک بیوپاری نے بلیک مارکیٹ میں بیچنے کے لئے میاں افتخار الدین سے خریدی تھی

ضلع لاہور کے مشہور زمیندار سردار حبیب اللہ خاں کی ملکیتی گندم کی بہت بڑی مقدار بھی محکمہ خوراک کے حکام نے پکڑی ہے۔ یہ گندم تحصیل لاہور کے حدود میں لائی جا رہی تھی۔ حالانکہ یہاں گندم کی درآمد ممنوع ہے۔

اعلان معطیل

مورخہ ۱۴ راگست بروز بدھ "یوم استقلال" کی تقریب پر دفتر الفضل بند رہیگا اور ۱۵ راگست کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔

(مینجر الفضل)

درخواست دعا

عزیزم چوہدری فضل باری صاحب سکنہ تلونڈی موسیٰ خاں ضلع گوجرانوالہ کا بچہ بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب سے اس کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ظہور احمد باجوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵